© rasailojaraid.com

امتحانات میں کامیابی کے گُر

مولانا سلطان محمود
مدرس: جامعہ فاروقیہ، ملتان

انسانی زندگی امتحانات سے مرکب ہے، اسی لئے دنیا کو دارالامتحان کہا جاتا ہے لیکن بعض لوگ (خصوصاً علمی میدان کے شہسوار) امتحان کو بہت بڑی مصیبت گردانتے ہیں اور اس کو فضول مشق، وقت اور پیسے کا ضیاع سمجھتے ہیں حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہ ہونے کے ساتھ ساتھ گمراہ کن بھی ہے۔ اگر ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے تو امتحان صرف امتحان نہیں بلکہ امتنان رب یعنی اللہ تعالیٰ کا احسان بھی ہے، اس لئے کہ کوئی شخص ترقی کا کوئی بھی زینہ بغیر امتحان کے نہیں چڑھ سکتا، امتحان میں کامیاب ہو کر ہی انسان ترقی کی منازل طے کرتا ہے، آج محنت سے جی چرا کر امتحان سے گھبرانے والے لذرا ان خبروں کا جائزہ لیں جو چند دن قبل اخبارات کی زینت بنی رہیں کہ فلاں صاحب کو بغیر امتحان کے ڈگری لینے کی بنا پر سزا سنادی گئی، فلاں کو نااہل قرار دے دیا گیا، اگر ان لوگوں نے امتحان دیا ہوتا اور کامیابی حاصل کی ہوتی تو آج اس طرح رذالت وخجالت ان کا مقدر نہ بنتی۔

بہرحال جب امتحان دینا ہی ہے تو اس کی تیاری بھی خوب ہونی چاہیے اور اس محنت کو اچھے انداز میں زیب قرطاس کر کے ممتحن تک پہنچانا چاہیے تاکہ امتیازی نمبروں کے ساتھ کامیابی حاصل کر کے اپنے اور اپنے والدین واساتذہ کے لئے عزت وافتخار کا ذریعہ بن سکے۔ آئیں ہم غور کرتے ہیں کہ کن طریقوں کو اپنا کر امتحان کی تیاری کی جائے اور کس انداز میں پرچہ حل کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کئے جاسکیں۔

میرے طالب علم بھائیو! ہم امتحان کی تیاری اور پرچہ حل کرنے میں بعض غلط فہمیوں اور غلطیوں کا شکار ہونے کی وجہ سے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو صرف کرنے کے باوجود اپنی توقع کے مطابق نمبر حاصل نہیں کر پاتے۔ ان سطور میں بندہ کوشش کرے گا کہ اپنے بڑوں کے تجربات کی روشنی میں امتحان کی تیاری اور پرچہ حل کرنے کے سلسلہ میں کچھ مشورے آپ کی خدمت میں پیش کرے، امید ہے کہ آپ بندہ کی رائے سے اگر اتفاق نہ کر پائے تو اختلاف بھی نہ کر سکیں گے۔

ہم امتحان کے لئے کی جانے والی جدوجہد کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں: (۱)...... امتحان کی تیاری کے لئے تیاری (۲)...... امتحان کی تیاری (۳)...... امتحان کے لئے کی گئی تیاری سے حصول ثمرات۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امتحان کی تیاری کے لئے تیاری:.......یہ بات اگرچہ آپ کو عجیب لگی رہی ہوگی کہ امتحان کی تیاری تو سمجھ میں آنے والی بات ہے لیکن امتحان کی تیاری کے لئے تیاری.....اس کا کیا مطلب ہے؟ ہم نے امتحان دینا ہے، نہ کہ کسی اکھاڑے میں اترنا ہے، لیکن آپ ذرا بندہ کی گزارشات کے لئے اپنے دل و دماغ کے راستے صاف کیجئے، ان شاء اللہ یہ بات عجیب وغریب ہونے کی بجائے حقیقت کے بالکل قریب بلکہ عین حقیقت لگے گی۔اس سلسلہ میں عام طور پر جو ہمارا طریقہ ہے اس میں کچھ اصلاح اور تبدیلی کی ضرورت ہے، ہم امتحان کی تیاری اس وقت شروع کرتے ہیں جب اسباق مکمل ہو جائیں اور امتحانات میں بہت تھوڑا سا وقت رہ جائے اور اتنے کم وقت میں بعض کتب کی مکمل دہرائی مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے، اس موقع پر شیطان کے وساوس کی بارش اس پر مزید ہوتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب جو نو دس ماہ میں پڑھی ہے دس دن میں کیسے پوری ہو سکتی ہے، چلو اس کو چھوڑ دو جو قسمت میں لکھا ہے مل جائے گا، امید ہے کہ پاس تو ہو ہی جائیں گے اور ہم نے کونسا پاکستان میں پوزیشن لے لینی ہے، چنانچہ مقدور بھر کوشش کو بھی خیر باد کہہ کر پڑھنے والوں پر فقرے کسنا شروع کر دیتے ہیں جس کی نحوست نتیجہ آنے پر ظاہر ہوتی ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ ہم امتحان میں اچھے نمبروں کے حصول کا مدار صرف اور صرف اپنی ذاتی محنت پر رکھتے ہیں جبکہ کامیابی وکامرانی کے لئے محنت کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر عوامل بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ مرض سے شفایابی کے لئے اچھی دوا کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا اہتمام نیز مضر صحت اشیاء سے پرہیز اور مفید غذاؤں کا استعمال بھی از حد ضروری ہے، جس طرح مرض کے علاج کے لئے ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کرنا ضروری ہے اسی طرح امتحان کی تیاری کے لئے بھی تیاری کی ضرورت ہے۔ آئیں ہم امتحان کی تیاری کے لئے تیاری کرتے ہیں جس کے لئے ہمیں درج ذیل امور کا اہتمام وانتظام کرنا ہوگا:

(۱)......دعاؤں کا اہتمام کہ ابھی سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا شروع کر دیں اور دعا پڑھنے کی بجائے مانگا کریں۔ ہر طالب علم کو چاہیے کہ وہ دعا کرتے وقت اپنے تمام ساتھیوں بلکہ تمام طلبہ کے لئے دعا کرے، اس لئے کہ غائب کی غائب کے لئے دعا جلدی قبول ہوتی ہے، اگر ہم اس بات پر تھوڑی سی توجہ دیں تو اس کی افادیت مزید اجاگر ہوتی ہے، دیکھیں اگر میں صرف اپنے لیے دعا کروں گا تو ایک دعا ہوگی اور اگر ہر طالب علم سب کے لئے دعا کرے گا تو ہم سب کے لئے دن میں لاکھوں مرتبہ دعا ہوگی۔ان شاء اللہ کسی نہ کسی کی دعا کسی کے حق میں ضرور قبول ہوگی۔اس کے ساتھ ساتھ اپنے بڑوں سے دعاؤں کی درخواست کریں، استاد و مرشد ہوں یا والدین و سرپرست، عام طور پر اس طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی۔خاص طور پر جن طلبہ کے والدین پڑھے لکھے نہ ہوں یا وہ عبادات کا زیادہ اہتمام نہ کرتے ہوں، ایسے طلبہ والدین سے دعاؤں کی درخواست کو فضول سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ بے وقوفی ہے، اس لئے کہ ہماری سب نیکیوں کے مقابلہ میں ان کی یہ نیکی بہت بھاری ہے کہ انہوں نے ہمیں علم دین کے لئے فارغ کیا ہے، لہٰذا والدین سے خوب خوب دعاؤں کی درخواست کی جائے، خصوصاً والدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض کیا جائے کہ اگر ان سے ہو سکے تو دو نفل پڑھ کر دعا فرما دیں، اس عاجز کا تجربہ ہے کہ والدین کی دعاؤں سے تھوڑی سی محنت بھی بہت ثمر آور ثابت ہوتی ہے، اس لئے کہ ہماری دعاؤں کی قبولیت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہماری توجہ اور اخلاص پر منحصر ہے جبکہ والدین کی دعاؤں کی قبولیت کی گارنٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

(۲)......نوافل کا اہتمام کریں، روزانہ کم از کم دو رکعت صلوٰۃ الحاجات اور دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر اللہ سے مانگتے رہیں، یہ طریقہ اچھا نہیں کہ صرف امتحان کے دنوں میں جب پرچہ کا وقت شروع ہو چکا ہو اس وقت جلدی جلدی چند رکعات پڑھ لی جائیں۔

(۳)......علم کے ساتھ معصیت و گناہ کا کوئی جوڑ نہیں ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شوگر کا مریض مہنگی اور عمدہ ترین دوا بھی استعمال کرے اور ساتھ ناشتہ میں حلوہ پوری، دوپہر میں میٹھے چاول اور رات کے کھانے میں رس ملائی کھائے۔ اس لئے ہمیں گناہوں سے ہر وقت دور رہنا چاہیے، خصوصاً امتحان کی تیاری کے دنوں میں اس کا اہتمام اور بھی زیادہ ہو۔ آپ اگرچہ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم تو مدرسہ میں ایسے ہیں جیسے کہ مرغی کے بچے مرغی کے پروں تلے، ہم بھلا مدرسہ میں رہ کر کیا گناہ کر سکتے ہیں۔ آپ کی سوچ بالکل درست ہے، واقعتاً مدرسہ کا ماحول باہر کے ماحول کے مقابلے میں ایسا ہی ہے، شیطان ہم سے وہ کام نہیں کروا سکتا جو وہ دوسرے لوگوں سے بآسانی کروالیتا ہے، لیکن طالب کا شیطان بھی اس کے مقابلہ کا ہوتا ہے، اس پاکیزہ ماحول میں رہ کر بھی غفلت کی وجہ سے بہت سی کوتاہیاں سرزد ہو سکتی ہیں، مثلاً: کسی کی چیز بغیر اجازت استعمال کرنا، کسی پر بے باکانہ تبصرہ کرنا جو اکثر غیبت پر مشتمل ہوتا ہے، کتابوں، استادوں اور دیگر ذرائع علم کا ادب نہ کرنا، وقت کا ضائع کرنا جس کو ہم گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ بندہ نے اپنے استاذ محترم حضرت مولانا شبیر الحق جامی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا یہ ارشاد گرامی متعدد مرتبہ سنا کہ "وقت ضائع کرنا گناہ کبیرہ ہے"، اسی طرح چھوٹی چھوٹی بات پر آپس میں قطع تعلقی کرنا اور سال کے آخر کا انتظار کرنا کہ جاتے وقت ایک دوسرے سے معافی تلافی کر لیں گے، یہ بہت بری بات ہے، لہٰذا امتحان کی تیاری شروع کرنے سے پہلے اگر کسی سے کوئی ناچاقی ہے تو اس سے معافی مانگ لیں۔ ان شاء اللہ اس کی بہت برکت ہوگی۔

(۴)......یکسوئی کے ساتھ ان امور پر استقامت اختیار کرنا، دائیں بائیں کی باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پر عزم ہو کر تیاری شروع کرنا، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم ان سب امور کا اہتمام کر کے تیاری شروع کر دیتے ہیں اور دو چار روز میں یہ جوش ماند پڑ جاتا ہے۔ اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے۔

(۵)......اپنے اوقات کا بغور جائزہ لیں، کھیل، آرام اور دیگر اوقات کو ترتیب دیں، حتیٰ کہ اگر استاذ محترم کسی سبق میں تشریف نہ لا سکیں تو اس وقت کو ان کے انتظار میں فضول نہ گزاریں، سبق یاد کریں یا مطالعہ کریں۔ غرضیکہ جو وقت بھی مل سکتا ہے اس کا ایک نظام الاوقات طے کریں، اگر تحریری ہو تو زیادہ بہتر ہے اور یومیہ اس کی حاضری لگائیں کہ جو اوقات طے کئے تھے ان میں پڑھا ہے یا نہیں۔

امتحان کی تیاری:......اب جب آپ امتحان کی تیاری کے لئے مکمل طور پر تیار ہو چکے ہیں تو درج ذیل امور آپ کے معاون و مددگار ہو سکتے ہیں:

(۱)......کتابوں کی مقدار اور مضامین کے مشکل و آسان ہونے کے اعتبار سے اوقات کی تقسیم کریں۔ چھوٹی اور مختصر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتابوں کو آخری دنوں کے لئے نہ چھوڑیں بلکہ ساتھ ساتھ ان کو بھی یاد کرتے رہیں۔ جو مضامین مختصر ہیں ان کو مکمل اور خوب یاد کرلیں، اس سلسلہ میں ہم سے عام طور پر کوتاہی ہو جاتی ہے کہ چلو یہ تو چھوٹی سی کتاب ہے، صبح جاتے ہوئے دیکھ لیں گے جبکہ اس کے نمبر برابر ہوتے ہیں، مثلاً درجہ سادسہ میں خیر الاصول، سراجی، مسند امام اعظم تینوں کا ایک ایک سوال ہوتا ہے، نمبر تینوں کے برابر ہیں لیکن ہماری عدم توجہ اتنی آسانی سے حاصل ہونے والے نمبروں سے بھی محرومی کا باعث بنتی ہے۔

(۲)......صرف وفاق کے سابقہ پرچوں پر تیاری کا مدار رکھنا اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے، لہٰذا اس کو کافی نہ سمجھا جائے، البتہ سوالات کا طرز و انداز دیکھنے کے لئے جس حصہ کا تکرار ہو اس میں سے آنے والے سوالات کی جزئیات کو حل کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

(۳)......روزانہ ایک آدھ سوال کا جواب لکھ کر اپنے استاذ محترم سے رہنمائی لی جائے تاکہ آپ اپنی محنت کو صحیح انداز میں پیش کرسکیں۔ اس لئے کہ بسا اوقات عام چیز کو سلیقہ سے پیش کرنا اس کی قیمت کو بڑھا دیتا ہے اور کبھی عمدہ چیز کو غیر مہذب طریقہ سے پیش کرنا اس کی وقعت کو گرا دیتا ہے، خصوصاً جو طلبہ عربی میں پرچہ حل کریں ان کو تحریری طور پر اپنے اساتذہ سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے، تاکہ عربی کے اضافی نمبرات حاصل کیے جاسکیں، اسی طرح سے طالبات کو بھی رہنمائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

(۴)......امتحان کی تیاری کے دوران اپنی صحت اور غذا کا خیال رکھا جائے اور اعتدال ملحوظ خاطر رہے، بسا اوقات آرام و طعام کی بدنظمی سے طبیعت بگڑ جاتی ہے اور عین ایام امتحان میں بعض طلبہ بیمار یا سر درد کا شکار ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے پرچہ اطمینان سے صحیح حل نہیں ہو پاتا۔ بہر حال بندہ کی اس گزارش کو بھی اعتدال میں رہ کر سمجھا جائے، یہ نہ ہو کہ ہر وقت سوتا ہی رہے تاکہ پرچہ حل کرتے وقت نیند نہ آئے، میرا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے۔

(۵)......تیاری کرتے وقت کتمان علم نہ کیا جائے، اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صلاحیت واستعداد سے نوازا ہے تو اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ تعاون کریں، خصوصاً محنتی مگر کمزور طلبہ کو تکرار کرانے یا کوئی مسئلہ سمجھانے میں اکتاہٹ محسوس نہ کریں۔

(۶)......تیاری کرتے وقت اپنا ہدف صرف پاس ہونا ہی مقرر نہ کریں بلکہ اعلیٰ سے اعلیٰ نمبروں میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

(۷)......اپنی غیر تعلیمی تمام مصروفیات ترک کردیں اور امتحان کی تیاری میں مخل تمام چیزوں سے اجتناب کریں، خصوصاً یکسوئی کے قاتل اور تعلیم کے دشمن موبائل فون سے دوری اختیار کریں کہ اس کا گھنٹہ پیکج کئی گھنٹوں کو برباد کردیتا ہے۔ اس کا بے جا اور بے ضرورت استعمال زندگی خراب کردیتا ہے۔ اس کا ناجائز استعمال دنیا کی رسوائی اور آخرت کا عذاب بن جاتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ امتحانوں کے دنوں میں بالخصوص اس سنہری سانپ سے بچا جائے۔

(۳) امتحان کے لئے کی گئی تیاری سے نمبروں کا حصول (پرچہ حل کرنے کا طریقہ):......جو تیاری آپ نے کی ہے اب اس کو پیش کرنا ہے، لہٰذا اس کو جتنے احسن و عمدہ انداز میں پیش کریں گے اتنے ہی اعلیٰ نتائج ملیں گے۔ جیسے کوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شخص عمدہ اور پرتکلف کھانے کو میلے کچیلے برتنوں میں پیش کرے تو کھانے والا پسند نہ کرے گا، لیکن اگر سادہ کھانا صاف ستھرے برتنوں میں ادب وسلیقہ سے پیش کیا جائے تو کھانے والا تعریف کرنے پر مجبور ہو جائے گا، لہٰذا ہمیں بھی اپنی شب وروز کی محنت عمدہ اسلوب وانداز میں پیش کرنی چاہیے، بندہ اس حصہ کو چھ اجزاء میں تقسیم کرتا ہے:

(۱) امتحان ہال میں جانے سے پہلے:...... کتابت کی تمام ضروریات مکمل کر لیں، مثلاً: قلم، گتہ، مارکر، پیمانہ اور اگر پین ہے تو روشنائی کی دوات وغیرہ۔ اس بات کی تسلی کر لیں کہ آپ کے گتہ یا پیمانہ وغیرہ پر کسی قسم کی کوئی تحریر نہ ہو اور نہ ہی آپ کے پاس کوئی تحریر شدہ کاغذ ہو جو آپ کی شخصیت کو مشکوک بنا دے۔ ورقۃ الموافقۃ (رول نمبر سلپ) مدرسہ کا شناخت نامہ اپنے پاس ہونے کی یقین دہانی کر لیں۔ پرچہ کا وقت شروع ہونے سے اتنی دیر پہلے پڑھنا موقوف کر دیں کہ اطمینان سے تیاری کر کے بروقت امتحان گاہ میں پہنچ سکیں، بھاگم بھاگ پھولے سانس کے ساتھ امتحان ہال میں آنا ذہنی انتشار کا باعث ہے۔

(۲) سوالیہ پرچہ ملنے سے پہلے:...... امتحان ہال میں آ کر خاموشی سے اپنی نشست تلاش کر کے بیٹھ جائیں اور امتحان ہال میں شور شرابہ کر کے اپنے غیر سنجیدہ ہونے کا ثبوت نہ دیں۔ تشریف لانے والے نگران حضرات کو اپنے اساتذہ کا مقام دیں کیونکہ آپ کے اساتذہ بھی کسی دوسرے مدرسہ میں نگران ہو سکتے ہیں، ان حضرات کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی سے پرہیز کریں، ان کا ادب کرنا آپ کی اور آپ کے ادارہ کی عزت کا باعث ہونے کے ساتھ نصرت الٰہی کا ذریعہ ہوگا۔ جوابی کاپی ملنے کے بعد اس میں دی گئی خالی جگہ پر کریں جس کا طریقہ آپ کو پہلے سے معلوم ہونا چاہیے، حاشیہ وغیرہ لگائیں لیکن اس میں رنگا رنگ قلم ومارکر استعمال کرنا، پھول پتیاں بنانا، آڑھی ترچھی لکیریں کھینچنا، وقت، ورق اور صلاحیت کے ضیاع کے ساتھ ساتھ آپ کے غیر سنجیدہ ہونے کی غمازی کرتا ہے، اس لئے ان تمام چیزوں سے پرہیز کریں۔ سوالیہ پرچہ ملنے تک باقی وقت اپنے اساتذہ سے تلقین شدہ اوراد ووظائف کا ورد کرتے رہیں، مثلاً: درود شریف، ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْماً﴾، ﴿سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ﴾ اور سورۃ الم نشرح وغیرہ۔

(۳) سوالیہ پرچہ ملنے کے بعد:...... سوالیہ پرچہ ملنے کے بعد اس کو تسلی سے دو تین مرتبہ پڑھیں، پرچہ ملتے ہی پہلے سوال کو آسان سمجھ کر لکھنا نہ شروع کر دیں بلکہ سوالات کو اچھی طرح سمجھ کر جو سوال آپ کو مکمل آتا ہو اس کا جواب لکھنا شروع کریں۔

(۴) جوابات لکھنا:...... اس سلسلہ میں درج ذیل امور ملحوظ خاطر رہیں: جس سوال کا جواب لکھ رہے ہیں اس کا عنوان دیں۔ اگر اردو میں پرچہ لکھ رہے ہیں تو جواب سوال اول / دوم / سوم لکھیں یا جواب سوال نمبر۱ / نمبر۲ / یا نمبر۳ لکھیں۔ اگر عربی میں پرچہ حل کر رہے ہیں تو الجواب عن السوال الأول / الثاني / الثالث لکھیں۔ اسی طرح سوال کے (الف) یا (ب) جز میں سے جو حل کر رہے ہیں اس کی بھی نشاندہی کریں، مثلاً: آپ اگر تیسرا سوال پہلے حل کر رہے ہیں تو یوں لکھ سکتے ہیں: جواب سوال سوم (جز: الف)۔ سوالیہ عبارت پر اعراب لگانے کا نہ کہا گیا ہو تو عبارت نہ لکھیں۔ جوابی کاپی پر اپنا نام یا کوئی ایسا اشارہ نہ لکھیں جس سے آپ کا تعارف ہوتا ہو۔ پرچے کو کسی جگہ سے نہ پھاڑیں نہ ہی اس میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شکن ڈالیں۔سوال میں موجود شقوں کا جواب لکھتے ہوئے ہر شق کے لئے ذیلی عنوان دیں، ایسا نہ ہو کہ آپ سب کچھ ملا جلا کر لکھ دیں اور ممتحن صاحب نمبرات دینے کے لئے جواب کے مطلوبہ الفاظ تلاش کرتے رہیں بلکہ عنوانات کے ذریعہ آپ ممتحن صاحب کو نمبرات کے لئے متوجہ کر رہے ہوں اور پرچہ کھولتے ہی ممتحن صاحب ایک ہی نظر میں مطلوبہ جوابات پا کر نمبرات کے ساتھ ساتھ آپ کو دعائیں بھی دیں، شقوں کی ترتیب نہ بدلیں، اگر کسی شق کا جواب مستحضر نہ ہو تو سوچنے میں وقت ضائع نہ کریں بلکہ مناسب خالی جگہ چھوڑ کر آگے لکھتے رہیں اور بعد میں یاد آنے پر اس شق کا جواب لکھیں۔ جس سوال کا جواب لکھنا ہو اس کی تمام تفاصیل اپنے ذہن میں مرتب کر لیں۔ موضوع سے ہٹ کر کوئی بات نہ لکھیں۔ پوچھے گئے سوالات کو اچھی طرح سمجھ کر سوال کے بنیادی نکات کا جواب لکھیں۔ ایک ہی بات کو بار بار نہ دہرائیں۔ سوال کی کوئی شق نہ چھوڑیں۔ تینوں سوال حل کریں۔ ایک سوال کو بہت لمبا کر دینا اور دوسرے کو چھوڑ دینا نمبروں میں کمی کا باعث ہو سکتا ہے۔ نقل کرنے، کروانے اور پوچھنے بتانے سے گریز کریں کیونکہ یہ خیانت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی اور آپ کے ادارہ کی بدنامی کا باعث ہے۔ اگر پرچہ میں کوئی لفظ یا عبارت غلط لکھی گئی ہو تو اس پر غلط (X) کا نشان لگا دیں۔ لکیریں لگا کر اس کو مٹانے کی کوشش میں پرچہ بدنما نہ بنایا جائے۔ زائد اوراق لینے کی صورت میں ہر صفحہ پر نمبر ضرور درج کریں۔ وقت کا خاص خیال رکھیں، اس انداز سے لکھیں کہ اطمینان کے ساتھ پرچہ پر نظر ثانی کر سکیں۔ امتحان ہال سے وقت ختم ہونے کی وجہ سے نہ لکھنے کی حسرت دل میں لے کر نہ آئیں۔

نادانیاں:......بہت سے طلبہ وطالبات زیادہ نمبرات حاصل کرنے کے سلسلہ میں غلط فہمیوں کا شکار ہیں یا غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی چند صورتیں درج ذیل ہیں، مثلاً: سوال کا عنوان دینے کے بعد "اجمالی جواب" کا عنوان دے کر مسئولہ امور ذکر کرتے ہیں، پھر "تفصیلی جواب" سے جواب شروع کرتے ہیں، اس اجمالی جواب کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بعض طلبہ خصوصاً طالبات اوراق ضائع کرتے ہیں جس کی وجہ سے ممتحن کو پرچہ چیک کرنے میں الجھن ہوتی ہے بعض طلبہ وطالبات کے ذہن میں یہ بات ہے کہ اوراق جتنے زیادہ ہوں گے نمبر بھی زیادہ ہوں گے لیکن یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ یہ عاجز کئی سالوں سے پرچہ جات کی چیکنگ کے لئے حاضر ہوتا ہے، بسا اوقات پچاس صفحات لکھنے والے راسب یا بمشکل ہی کامیاب ہو پاتے ہیں۔ بعض طلبہ خصوصاً طالبات عنوانات دینے کے لئے بہت موٹا مارکر استعمال کرتے ہیں، جو چارٹ وغیرہ لکھنے کے لئے ہوتا ہے اور وہ پہلے صفحہ پر الجواب عن السؤال الأول ہی لکھ پاتے ہیں، یہ بھی درست نہیں ہے۔ کچھ طلبہ وطالبات غیر ضروری اور نہ پوچھی ہوئی تشریحات سے پرچہ کی ضخامت بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے اصل جواب بھی خلط ملط ہو جاتا ہے، کئی ایسے بھی ہوتے ہیں آدھا صفحہ حاشیہ میں ضائع کر دیتے ہیں۔ بعض طلبہ اور طالبات پرچہ کے آخر میں عجیب وغریب اور بے تکی باتیں لکھ دیتے ہیں، مثلاً: "مجھے پاس کر دیں ورنہ میرے والدین گھر سے نکال دیں گے"، یا "میرا فلاں کام بگڑ جائے گا"، یا "میرے ساتھ یوں ہو جائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گا“……ان سب خرافات کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، ان باتوں کا کوئی بھی اثر نہیں لیتا۔بعض طلبہ جلدی پرچہ حل کرنے کو بڑا فخر سمجھتے ہیں اور فوری طور پر جیسا جواب ذہن میں آیا اس کو لکھا، پرچہ جمع کروادیا۔یادرکھیں پرچہ جلدی حل کرنا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ تسلی سے خوب صاف صاف واضح کر کے لکھنا اور پھر دو تین بار نظر ثانی کر کے جمع کروانا چاہیے۔خصوصاً آخری پرچہ میں بہت عجلت سے کام لیا جاتا ہے اس سے گریز کرنا چاہیے۔

(۵) پرچہ جمع کرانے سے پہلے:……پرچہ جمع کرانے سے پہلے اس بات کی تسلی کرلیں کہ آپ نے تینوں سوال حل کئے ہیں، کہیں ایسا تو نہیں کہ ایک سوال کے دونوں جز کردیے ہوں، اسی طرح آپ نے اپنا رقم الجلوس وغیرہ درست لکھا ہے، زائد اوراق کی صورت میں ترتیب درست ہے۔ان سب باتوں کا خیال کرتے ہوئے اپنا پرچہ جمع کروائیں۔

(۶) امتحان ہال سے نکلنے سے پہلے:……اس بات کی تسلی کرلیں کہ آپ نے اپنی حاضری کے دستخط کردیے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے دستخط نہ ہونے کی وجہ سے آپ غیر حاضر شمار ہوں۔

یہ گزارشات اس لئے تحریر کی ہیں کہ بہت سے طلبہ محنت وکاوش، صلاحیت واستعداد کے باوجود امتحانات میں اپنی اور اپنے اساتذہ کی توقعات پر پورا نہیں اتر پاتے۔اگر درج بالا امور کی روشنی میں اپنے اساتذہ سے مزید رہنمائی حاصل کی جائے تو امید ہے کہ امتیازی نمبروں کے ساتھ بہترین نتائج تک آپ کی رسائی ممکن ہوسکے گی۔ان شاءاللہ…………☆

دوائے دل کورس

(دل کے آپریشن سے پہلے ضرور آزمائیے)

دل کی تکلیف مثلاً ضعف قلب، گھبراہٹ، دل کی دھڑکن کا تیز رہنا، ہائی بلڈ پریشر، کولیسٹرول کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔

مکمل معلومات حاصل کرنے اور مزید ہر قسم کے مشورہ کیلئے رابطہ کریں

حکیم حافظ سید محمد احمد، لاہور 042-35016299-0332-8477326

© rasailojaraid.com